خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
213029
CPL 61
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

سوموار 21- جون 1999ء

سوموار 21-جون 1999ء- 6 ربیع الاول 1420 ہجری-21 احسان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 137

اللہ نرمی کو پسند کرتا ہے

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

ان اللہ رفیق یحب الرفق

اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب فضل الرفق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اپنی نفسانی اغراض کی وجہ سے کسی سے بغض نہ رکھے۔ سختی اور نرمی مناسب موقعہ اور مناسب حال کرے اور اگر کسی جگہ درشتی کرنی بھی پڑ جائے تو اس طرح کرے جس طرح کوئی کسی کا مامور یا نائب حکم کی پابندی کی وجہ سے کرتا ہے انبیاء نے بھی بعض اوقات سختی کی ہے مگر نہ جوش نفس سے بلکہ محض خدا تعالیٰ کے حکم اور اصلاح کی غرض سے۔

ہم نے کسی کتاب میں ایک حکایت پڑھی ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ایک کافر سے جنگ ہوئی۔ جنگ میں مغلوب ہو کر وہ کافر بھاگا۔ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے اس کا تعاقب کیا اور آخر اسے پکڑا۔ اس سے کشتی کر کے اس کو زیر کر لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس کی چھاتی پر خنجر نکال کر اس کے قتل کرنے کے واسطے بیٹھ گئے تو اس کافر نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس سے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس سے الگ ہو گئے۔ وہ کافر اس معاملہ سے حیران ہوا اور تعجب سے اس کا باعث دریافت کیا۔ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ تم سے جنگ کرتے ہیں تو محض خدا کے حکم سے کرتے ہیں۔ کسی نفسانی غرض سے نہیں کرتے بلکہ ہم تو تم لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے تم کو پکڑا خدا کے لئے تھا۔ مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو اس سے مجھے بشریت کی وجہ سے غصہ آگیا تب میں ڈرا کہ اگر اس وقت جبکہ اس معاملہ میں میرا نفسانی جوش بھی شامل ہو گیا ہے تم کو قتل کروں تو میرا سارا ساختہ پرداختہ ہی برباد ہو جاوے اور جوش نفس کی ملونی کی وجہ سے میرے نیک اور خالصاً للہ اعمال بھی حبط نہ ہو جاویں۔ یہ ماجرا دیکھ کر کہ ان لوگوں کا اتنا باریک تقویٰ ہے۔ اس نے کہا کہ میں نہیں یقین کر سکتا کہ ایسے لوگوں کا دین باطل ہو۔ لہٰذا وہ مسلمان ہو گیا۔

غرض اسی طرح ہماری جماعت کے بھی جنگ ہوتے ہیں ان میں جوش نفس کو شامل نہ کرنا چاہئے۔ دیکھو۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر اور دجال نہیں ہیں تو پھر کسی کے کافر اور دجال وغیرہ کہنے سے ہمارا کچھ بگڑتا نہیں اور اگر واقع میں ہی ہم خدا تعالیٰ کے حضور میں مقبول نہیں بلکہ مردود ہیں تو پھر کسی کے اچھا کہنے اور نیک بنانے سے ہم خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

پس تم یاد رکھو نرمی عمدہ صفت ہے۔ نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔ فتح جنگ سے نہیں۔ جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچا دیا تو کیا کیا؟ چاہئے کہ دلوں کو فتح کرو۔ اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاق فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 609-610)

منافق کے لئے رحمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی سلول فوت ہوا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ کے کفن کے لئے حضورؐ اپنی قمیص عنایت فرماویں اس پر حضورؐ نے اپنی قمیص ان کو عنایت کر دی۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے باپ کا جنازہ بھی پڑھاویں۔ حضورؐ نے ان کی یہ درخواست بھی مان لی۔ جنازہ کے لئے باہر تشریف لائے اور جب جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ برداشت نہ ہوا کہ آپؐ ایسے منافق کا جنازہ پڑھائیں آگے بڑھے اور حضورؐ کے کپڑوں کو پکڑ لیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ اس منافق کا جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقوں کے لئے دعا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا (کہ عمر تم جس آیت کی طرف اشارہ کر رہے ہو اس میں مجھے منع تو نہیں فرمایا) مجھے تو اللہ نے اختیار دیا ہے میرے مولیٰ نے تو کہا ہے کہ اگر میں اس کے حضور ستر بار بھی ان منافقوں کے لئے استغفار کروں تو بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا لیکن اس نے یہ تو نہیں فرمایا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ ان کے لئے استغفار کروں تو بھی انہیں نہیں بخشے گا اس لئے میں اپنے مولیٰ کے حضور اس کے لئے ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا اس پر حضرت عمرؓ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ منافق تھا لیکن آپؐ نے کوئی جواب نہ دیا اور عبداللہ بن ابی کا جنازہ پڑھانے لگے۔ جب حضور نماز پڑھا چکے تب یہ آیت نازل ہوئی ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ (سورہ توبہ ع ۱۱) کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب جبکہ دنیا منافقوں کے حق میں بھی تیری عدیم المثال رحمت کا نظارہ دیکھ چکی ہم تجھے کہتے ہیں کہ اگرچہ تیرا دل یہی چاہتا ہے کہ تو ان منافقوں پر بھی اپنی رحمت کی بارش کرتا رہ لیکن ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ آئندہ ان میں سے اگر کوئی مرجائے تو تو کبھی ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھائے گا اور ان کی قبروں پر جا کر بھی ان کی بخشش کے لئے کبھی دعا نہیں مانگے گا۔

(بخاری کتاب التفسیر باب استغفر لھم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر-عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ: عبدالسمیع خان

ہمارا چاند قرآں ہے نمبر21

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر 8 حصہ نمبر1
17۔ اگست 1994ء

قتل سے مراد

سورۃ البقرہ آیت 55

فاقتلواانفسکم -اپنی جانوں کو قتل کرو

یہ آیت ترجمہ میں کافی دقتیں پیش کرنے والی ہے۔ جو لوگ لفظی ترجموں کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ جب قتل کا ترجمہ واقعتہً جسمانی قتل کرتے ہیں تو اس سے بہت سی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ خود ان کے لئے بھی اس معاملہ کو سلجھانا آسان نہیں رہتا۔ کیونکہ سیاق و سباق یہ بتا رہا ہے کہ لفظی قتل کا ترجمہ یہاں بیٹھ ہی نہیں سکتا اور جب لفظی ترجمہ کریں گے تو اور عجیب و غریب سے اعتراض اس سے اٹھنے شروع ہو جائیں گے۔ مثلاً موسیٰ نے قوم سے کہا تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اس لئے اپنے رب کے حضور توبہ کرو۔ تو توبہ کے نتیجہ میں انسان اپنی قربانی ہی پیش کیا کرتا ہے۔ دوسرے کو تو قتل نہیں کیا کرتا۔ یہ اچھی توبہ ہے کہ اپنے گناہوں کے بدلہ میں دوسرے کا قتل عام شروع کر دے۔ یہ کیسی توبہ ہو گی۔ وہ تو ترجمہ یہی کرتے ہیں۔ اور حیرت انگیز ہے کہ ان کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ ہم قرآن کریم کی طرف کیا بات منسوب کر رہے ہیں۔ ان کا نظریہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ذریعے قوم کو پیغام دیا کہ اب ایک دوسرے سے خانہ جنگی شروع کر دو۔ خوب لڑو جس کا داؤ چلے وہ دوسرے کو قتل کر دے۔ یہ تمہاری سزا ہے۔ یہ پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے حق میں بہت اچھی بات ہے جو اس نے پیدا کیا اس کو ہلاک کر دیا جائے۔ یہ ترجمہ بن جائے گا۔ یہ عجیب اچھی بات ہے کہ اللہ نے پیدا فرمایا اربوں سال تیاریاں ہوئیں اور پھر کہتا ہے کہ بہت اچھا لگے گا پیدا کرنے والے کو اس کی خلقت دوسرے کو ذبح کرے اور قتل عام کر دے۔ فتاب علیکم اور اس پر وہ تمہاری توبہ قبول فرما لے گا۔ اگر تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔

وہ بہت ہی زیادہ شفقت کے ساتھ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قتل عام کروا دیا تو تواب اور رحیم کا مضمون کہاں گیا اور عقل کے خلاف بات ہے جس کا انسانی فطرت سے لگاؤ نہیں ہے۔ بے جوڑ بات ہے اور خدا تعالیٰ کی صفات جو بیان ہو رہی ہیں۔ ان کے ساتھ اس ترجمہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کا ایک ہی ترجمہ جائز ہے وہ ہے قتل نفس۔ نفس امارہ کو قتل کرو اس کے سوا اور کوئی مضمون یہاں نہیں بنتا۔ نفس امارہ کو قتل کرو۔ یہ قدرتی بات ہے۔ نفس کو قتل کرنے کے معنے اپنی نفسانی خواہشات کو اور اپنی بدی کے حکم دینے والے محرکات کو قتل کر دو۔ اس کو نفس امارہ کہتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے۔ کہ پھر جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم یقیناً تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ پس اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھک جاؤ اور اپنے نفوس کو قتل کرو یعنی اپنے نفس امارہ کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے حضور تمہارے لئے سب سے بہتر بات ہے۔ پس وہ تم پر توبہ قبول کرتے ہوئے مہربان ہو گیا ہوا۔ یقیناً وہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

خدا کو دیکھنے کا مطالبہ

البقرہ آیت 56

یہ واقعہ دو مرتبہ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ کے حوالے سے بیان ہوا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ کا خدا سے عرض کرنا کہ اے خدا مجھے اپنا دیدار کرا اور حضرت موسیٰؑ کے پاس پہاڑ پر بجلی گری اور اس کے نتیجہ میں وہ پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اور حضرت موسیٰؑ بیہوش ہو کر جا پڑے۔ دوسرا یہ واقعہ ہے جب قوم نے بھی وہی بات کہی۔ اپنی ظاہری آنکھ سے دیکھنے کا ان لوگوں کو بہت شوق تھا۔ اور یہ طبعی بات ہے اور زمانہ ایسا تھا کہ اس سے پہلے معبود ان کا غائبانہ تصور کوئی نہیں تھا۔ ہر معبود جس کی وہ پوجا کرتے اس کی ظاہری شکل ہوتی تھی۔ خواہ وہ بتوں کی صورت میں ہو۔ خواہ وہ گائے بچھڑے کی صورت میں ہو۔ وہ سورج کی پرستش کرتے تھے۔ سورج کا ایک بت بنا رکھتے تھے۔ فراعین مصر کا بھی یہی دستور تھا۔ اگر خدا کو غائب مانتے بھی تھے تو اس کے حاضر کے سامنے سر جھکاتے تھے جو خدا کا حاضر سمجھتے تھے۔ بت یا کوئی ایک جانور ہے۔ اس عادت کے نتیجے میں ان کو ظاہری طور پر کچھ دکھائی دینا چاہئے تھا۔ اور یہ طبعی بات ہے کہ یہ تقاضا کریں کہ ہم باقی معبودوں کو تو دیکھتے ہیں تو ان کے سامنے ہم جھکتے ہیں۔ ہم موسیٰ کے غائب خدا کو کس طرح تسلیم کریں یا اس کے سامنے کیسے جھکیں گے۔ یہ جو مضمون ہے اس کے جواب کا اعادہ بھی ویسا ہی ہوا ہے۔ فرمایا کہ جب قوم نے یہ کہا۔ موسیٰ سے کہا کہ ہم اللہ کو جب تک ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھیں گے۔ اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے۔

دوبارہ بعثت

البقرہ آیت 57

پھر ہم نے تمہیں تمہاری موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔ یہ مضمون بھی صاف بتا رہا ہے کہ یہ محاورے ہیں جو لفظ استعمال ہوئے ہیں وہ لفظاً لفظاً مضمون پر اطلاق نہیں پاتے۔ بلکہ محاورے ہیں۔ اور اشارۃً اور باتیں بیان ہو رہی ہیں۔ موت سے مراد بھی ظاہری موت نہیں۔ بلکہ موت کے مشابہ ہونا ہے۔ یہ ساری طرز کلام اسی طرح چل رہی ہے۔ استعارہ کی باتیں جیسے کی جاتی ہیں۔ پہلے ان کو فاقتلوا فرمایا اور مراد اس سے نفس کا قتل تھا نہ کہ جسموں کا قتل اب یہاں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پر جب بجلی پڑی ہے تو تم مردوں کی طرح ہو گئے اور ہم نے تمہیں اس مردہ حالت سے دوبارہ زندہ کر دیا تاکہ تم شکر ادا کرنے والے بنو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تو صرف بیہوش کر کے زندہ کر دیا تھا۔ تو یہ تو نہیں ہو سکتا کہ قوم کو ان سے بھی بڑا معجزہ دکھایا جائے۔ ان کو مار کر پھر زندہ کر دیا جائے تو مراد صرف یہ ہے کہ موت کے مشابہ حالت ہو گئی تھی۔ اور زیادہ سختی ان پر ہوئی موسیٰ کی دفعہ یہ احتیاط کی گئی تھی کہ بجلی پتھر پہاڑ پر گرائی گئی۔ مگر چونکہ ان میں نیکی کم تھی اور کچھ شرارت اور کچھ انکار کا پہلو بھی تھا اس لئے فرمایا ہے۔ بجلی نے تم کو آلیا وہ نرم بجلی پڑی ہے۔ اس سے لوگ بچ جاتے ہیں۔ لوگ بیہوش ہو جاتے ہیں۔ پھر ہوش میں آجاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس بجلی سے مر بھی سکتے تھے۔ موت کے قریب جا پہنچے۔ لیکن ہم نے تم پر احسان فرمایا اور تم بچ گئے۔

ایاز ہو جا

یا فاتحِ روحِ ناز ہو جا
یا تو ہمہ تن نیاز ہو جا
خدمت میں ہی عشق کا مزا ہے
محمود نہ بن ایاز ہو جا
کر خانۂ فکر کو مقفل
ہاتھوں میں کسی کے ساز ہو جا
ہے جسرِ صراط پر ترا پاؤں
وا دیدہ و گوش باز ہو جا
کوتاہ نگاہیاں یہ کب تک
گیسو کی طرح دراز ہو جا
جا دھونی رما دے اس کے در پر
انجام سے بے نیاز ہو جا
پیارے تجھے غیر سے ہے کیا کام
آ آ مرے دل کا راز ہو جا

(کلام محمود)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ۔ نعیم احمد وڑائچ

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا بیسواں جلسہ سالانہ

الحمدللہ مورخہ 3 تا 5 اپریل جماعت احمدیہ ہالینڈ کا 20واں جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس سال یہ جلسہ بیت الذکر میں منعقد ہونے کی بجائے باہر پنڈال میں ہوا۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ ہمارے پیارے آقا نے شفقت فرماتے ہوئے بنفس نفیس اس میں شمولیت فرمائی۔ اور جلسہ کے تینوں دن اپنے پر معارف خطابات سے نوازا۔

جلسہ کے انتظامات کے لئے مکرم و محترم امیر صاحب نے بہت پہلے سے ہی ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر کر دی تھی جس نے تمام انتظامات خوش اسلوبی سے بروقت مکمل کر لئے۔ اس دفعہ جلسہ گاہ کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا۔ ایک خصوصی سٹیج بھی تیار کیا گیا اور پیچھے ایک بہت بڑا بینر تیار کر کے لگایا گیا۔ اس جلسہ میں بشمول ہالینڈ' بلجیم' جرمنی اور انگلستان کے تقریباً 976 احباب شامل ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ہالینڈ میں آمد

اس جلسہ میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر حضور انور ایدہ اللہ مورخہ 2۔ اپریل کو نماز جمعہ کے بعد لندن سے روانہ ہوئے اور رات بلجیم کے مشن ہاؤس واقع برسلز میں مع اپنے قافلہ کے قیام فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے مکرم و محترم امیر صاحب ہالینڈ بمع اپنے رفقاء کے مورخہ 3۔ اپریل بروز ہفتہ صبح نو بجے بلجیم مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ بعد ازاں قریباً دس بجے وہاں سے حضور انور ہمراہ قافلہ کے نن سپیٹ' ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً 12 بجے سارا قافلہ نن سپیٹ ہالینڈ پہنچ گیا۔ کارکنان جلسہ ہالینڈ پہلے ہی سے حضور انور کے والہانہ استقبال کے لئے لائنوں میں کھڑے تھے۔ حضور نے تمام کارکنان کو ازراہ شفقت مصافحہ کا شرف بخشا۔

جلسہ سالانہ کا آغاز

مورخہ 3۔ اپریل بروز ہفتہ سوا چار بجے سہ پہر جلسہ سالانہ کا آغاز پرچم کشائی سے ہوا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت اور محترم امیر صاحب ہالینڈ نے ہالینڈ کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ حسب روایت اس اجلاس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے ہوا اور پھر نظم پڑھی گئی۔

افتتاحی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں دعوت الی اللہ کے میدان میں ہونے والی سستیوں کی طرف توجہ دلائی۔ جرمنی کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ بھی اس میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ صرف ہالینڈ کی قوم ہی ہدایت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ یورپ میں اکثر یہی حال ہے۔ ان کی بڑائی دنیا کے لحاظ سے جو انہیں نصیب ہے وہ ان کی ہدایت کی راہ میں حائل ہے اور یہی ہونا تھا' یہی مقدر ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ تیسری جنگ عظیم کے بعد اس قوم کے تکبر کے سر کو نہیں توڑتا یعنی ہالینڈ نہیں بلکہ مغربی قوم کے تکبر کا سر نہیں توڑتا فی الحقیقت ان کے اندر پوری انکساری پیدا نہیں ہو سکتی جو احمدیت قبول کرنے سے پہلے لازم ہے۔

پھر حضور انور نے فرمایا کہ آج میں یہاں پر نئی طرح کی شوریٰ کا اعلان کر رہا ہوں۔ ابھی میرے خطاب کے بعد تمام حاضرین بیٹھ کر مشورے کے ساتھ Ethnic گروپ تشکیل دیں۔ مثال کے طور پر باہر سے آنے والے جن کو ہالینڈ کی شہریت مل چکی ہے مثلاً سرینام' مغربی و مشرقی قومیں' الجیریا' مراکش' ترکی وغیرہ کے کثرت سے باشندے ہیں۔ اس شوریٰ میں ایسے گروپ تشکیل دیں جو اپنے ممالک کے لوگوں میں دعوت الی اللہ کرنے کے حوالے سے مشورہ کریں اور تجاویز مرتب کر کے امیر صاحب کو پیش کریں اور پھر یہ تجاویز حضور نے فرمایا مجھے بھجوائیں۔

نیز فرمایا کہ اپنی احمدی بچیوں کو بھی جماعت کے کاموں میں مصروف رکھیں۔ انگلستان کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وہاں پر ہماری بچیاں بائبل پر کنسٹری لکھنے کا کام کر رہی ہیں اور یہ بالکل پہلا موقع ہے کہ اس قسم کا کام ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے کبھی بھی بائبل پر کنسٹری نہیں لکھی گئی۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ یورپ میں بسنے والے احمدیوں کے آباؤ اجداد نے جماعت کے لئے کافی قربانیاں کی ہوئی ہیں اس حوالے سے آپ اپنی فکر کریں اور اپنے آباؤ اجداد کا خیال کریں۔

ڈچ احباب کے ساتھ مجلس عرفان

جلسہ کے پہلے روز شام کو ڈچ مقامی احباب کے ساتھ حضور کی ایک نشست کا انعقاد ہوا۔ کافی مہمانوں نے سوالات کئے جن کے حضور نے جامع اور مکمل جوابات دیئے۔ اس محفل میں شامل ہونے والے ایک مہمان نے اگلے روز حضور انور سے ملاقات کرنے کے بعد بیعت کر لی۔ الحمدللہ۔

بچوں کی کلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ 4 اپریل بروز اتوار ہالینڈ کے بچوں اور بچیوں کی حضور انور کے ساتھ ایک کلاس منعقد ہوئی۔ تلاوت کے علاوہ بچوں نے نظمیں بھی پڑھیں۔ ایک نظم جلسہ سالانہ کے حوالے سے بھی پڑھی گئی جو کہ بہت پسند کی گئی۔ بعض بچیوں نے اپنی تقریروں کے ذریعہ ہالینڈ کی تاریخ کے متعلق روشنی ڈالی۔

لجنہ سے خطاب

جلسہ کے دوسرے روز حضور ایدہ اللہ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ حضور نے ایک پہلو سے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ترجمہ نماز سیکھنے کے حوالے سے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے بہت ترقی کی ہے۔ میرا فرض ہے کہ شکریہ ادا کروں اور جزاکم اللہ کہوں۔ فرمایا کہ میں نے تفصیلی رپورٹ کا مطالعہ کیا ہے۔ نماز ہمارے ایمان کی بنیاد ہے کہ یہی جڑ ہے اور یہ رہی تو سب کچھ ہے۔ نیز فرمایا کہ اگر بچیاں نماز کو واقعی سوچ سمجھ کر پڑھیں تو ان کی ساری زندگی سنور جائے گی۔

پھر حضور نے فرمایا کہ نماز آگے اور بھی تو دعوت دیتی ہے یعنی دعوت الی اللہ کی۔ فرمایا کہ اپنے زیر دعوت مہمانوں کو گھر بلائیں' ان کی دعوت کریں اور ان کو آڈیو وڈیو کیسٹس دکھائیں۔ یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے مگر اس چھوٹے سے ملک نے بڑے بڑے ملکوں پر حکمرانی کی ہے۔

نیز فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے حوالے سے لجنہ کی کمیٹیاں بنائیں اور ان کے کام کی رپورٹ لی جائے۔ ہالینڈ کی قوم بڑی باصلاحیت قوم ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ہالینڈ کی جماعت Hollandish کے ذریعہ ترقی کرے۔ اس کام کو سنجیدگی اور دعاؤں سے کریں یعنی دعوت الی اللہ کو۔ اپنے زیر دعوت دوستوں میں سے ہی اپنی دوست بنائیں اور سارا سال رابطہ رکھیں۔ انگلستان جلسہ پر اور سیر کے لئے جرمنی لے جائیں اور سارا سال ان کے لئے دعائیں کریں۔ نیز اس کام کے لئے صبر کی بھی ضرورت ہے۔

مجلس عرفان

جلسہ کے دوسرے روز ہی شام کو اردو بولنے والوں کے ساتھ حضور کی ایک نشست ہوئی جس میں 46 کے قریب مہمان شامل ہوئے۔ یہ مجلس بہت ہی دلچسپ رہی۔

ملاقاتیں

دوران جلسہ دوسرے اور تیسرے روز بہت سارے احباب نے مع اپنے خاندانوں کے حضور انور کے ساتھ ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اختتامی خطاب

جلسہ کے آخری روز تقریباً سوا چار بجے سہ پہر اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ بعد ازاں حضور نے خطاب میں فرمایا کہ ابھی آپ کے سامنے قرآن کریم کی جو آیات تلاوت کی گئی ہیں (سورۃ کہف کا آخری رکوع) ان آیات میں عیسائی قوم کی ترقی کا ذکر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آجکل کی ان کی صنعتی ترقی ہمارے سامنے ہے۔ دجال کے شر سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ کہف کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات پڑھا کرو۔ فرمایا کہ ان آیات کے مضامین پر غور کیا کرو کیونکہ دجال سے بچنا اور عیسائی قوم کے حال کو جاننا ایک ہی بات ہے۔ ان آیات میں بتایا ہے کہ ان لوگوں کی ساری عمر دنیا کے لئے ہے۔ ان کی تمام تر توجہات دنیوی ترقیات پر مرکوز ہیں۔ انہیں اپنی ترقی پر ناز ہے' آخرت سے ایک لحاظ سے ان کا انکار ہے۔ یہ مغربی ترقی یافتہ قومیں ہیں یہ عیسائی ہی تو ہیں۔ یہ سوچتے نہیں کہ انہوں نے خدا کو جان دینی ہے۔ ان کی ترقی کو دیکھتے ہوئے دوسرے سمجھنے لگ گئے ہیں کہ گویا ان کو خدا کی طاقتیں حاصل ہو گئی ہیں۔ تاریخ میں قوموں کی ترقی کا ذکر ہے لیکن صنعتی ترقی جو اس قوم نے کی ہے اس کی مثال نہیں۔ کمپیوٹر کو ہی لے لیں یہ کمپیوٹر سے کیا کیا کام لے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اب جانور بنانے کی کوشش میں ہیں۔

فرمایا روبوٹ جس کے بارے میں ہم پہلے کہانیوں میں پڑھا کرتے تھے اب وہ اس کو عملی شکل میں لے آئے ہیں۔ بڑی بڑی فیکٹریوں میں کمپیوٹر ہی ہیں جو ان کو چلا رہے ہیں۔ بہر حال یہ ناممکن ہے کہ عملی زندگی کی یہ نقل کر سکیں۔ کمپیوٹر میں حقیقت میں انسانی دماغ ہی کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان بنایا پھر انسان ہی نے آگے کمپیوٹر بنائے۔ انسانی دماغ ہی ان کا مالک ہے۔ کمپیوٹر کی الگ کوئی سوچ نہیں' یہ نہیں سوچتے کہ اس خدا کے حضور حاضر ہونا ہے جس نے ساری طاقتیں ان کو دی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ دوسری اہم بات عجائبات کی ہے جو یہ دکھا رہے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے کہ اگر یہ سمندر سیاہی بن جائے اور درختوں کی قلمیں بن جائیں پھر بھی خدا کے عجائبات لکھنے سے ختم نہیں ہوں گے۔ انسانی تکبر کی بنا اس پر ہے کہ اس نے عجائبات دکھائے ہیں حالانکہ اس کے مقابل پر خدا نے اتنے عجائبات دکھائے ہیں کہ ان کا شمار نہیں' لامتناہی عجائبات ہیں۔ سورۃ کہف کی ان آخری آیات میں دجال سے بچنے کے طریق ہمیں بتائے ہیں اور ان سے خدا پر گہرا ایمان پیدا ہوتا ہے' دہریت کا بہت بڑا توڑ ہیں یہ آیات۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات کو غور سے پڑھیں' فکر کریں۔ صرف ترجمہ ہی کافی نہیں بلکہ ان کے مضامین پر غور کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک طرف ان کی ترقی کا ذکر ہے تو دوسری طرف ان کے تنزل کا بھی ذکر ہے۔ انہوں نے ساری کوشش دنیا کے لئے وقف کر دی ہے تو آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ یہ ایک کامل عدل ہے۔

ان آیات کے آخر پر آنحضرت ﷺ کا ذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں' عام بشریت کی طاقت مجھ میں ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ میں نے خدا کو اس دنیا میں پالیا ہے آخرت میں تو خدا نے ملنا ہی ہے۔ تمام وہ لوگ جن کو وحی حاصل ہوئی ان سب سے آگے آپؐ ہیں۔ کسی اور نبی نے خدا کی توحید کی بادشاہت اس طرح اپنے اوپر قائم نہیں کی جس طرح رسول پاک نے توحید کی بادشاہت اپنے اوپر قائم کی۔

حضور انور نے فرمایا۔ آپ لوگ ایسی قوموں میں رہ رہے ہیں جو ترقی کی انتہا پر ہیں۔ ایسی قوموں میں رہتے ہوئے آپ کو ہر طرف خطرہ ہے۔ یہ سوچ کہ دین کو کچھ نہیں ملا اس قوم کو ہی اصل میں ملا ہے یہ عملاً رفتہ رفتہ لقاء الٰہی کا انکار ہے۔ آنحضرت ﷺ کو کتنا فکر تھا کہ جن لوگوں نے دجال کے ماحول میں رہنا ہے ان کی ترقی سے فائدہ اٹھانا ہے ان کی بھلائی کے لئے قرآن کریم پر غور کر کے نصیحت فرمائی کہ دجال سے بچنے کے لئے سورۃ کہف کی پہلی دس اور آخری دس آیات کو پڑھتے رہنا۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں۔ آپ کے بے شمار احسانات ہیں جن کا بدلہ اتارنے کی کسی میں طاقت نہیں مگر ہم آپؐ پر درود تو بھیج سکتے ہیں۔

بیت مبارک ہیگ

جلسہ کے اگلے روز منگل 6۔اپریل کو حضور مع اپنے قافلہ کے نئی تعمیر ہونے والی بیت مبارک ہیگ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ معائنہ کے بعد حضور انور نے چند گھنٹے وہاں پر قیام فرمایا۔ دوپہر کا کھانا بھی تناول فرمایا۔ بعد ازاں تعمیر بیت الذکر میں وقار عمل میں حصہ لینے والے بعض احباب جماعت کے ساتھ گروپ فوٹو اور مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہالینڈ نے ایک بڑی اچھی بیت الذکر بنالی ہے۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور واپس نن سپیٹ تشریف لے گئے۔

مورخہ 7اپریل بروز بدھ شام سات بجے حضور مع اپنے ممبران قافلہ لندن واپس روانگی کے لئے نن سپیٹ ہالینڈ سے روانہ ہو کر بلجیم مشن ہاؤس رات نو بجے بخیر وعافیت پہنچ گئے جہاں سے اگلے روز حضور انور لندن تشریف لے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 4جون 1999ء)

محنت کی کمائی

○ ارشاد نبویؐ ہے۔

الکاسب حبیب اللہ

ترجمہ۔ محنت سے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔

ہر خادم کو محنت کی عادت ڈالنی چاہئے اگر نوکری میسر نہیں تو ہنر سیکھنے کی طرف توجہ دیں تاکہ اپنے زور بازو سے اپنی روزی کما سکیں اس لئے تو دانا کہتے ہیں۔

"کرمزدوری۔ کھاچوری"

(مہتمم صنعت وتجارت)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

رنگ تقویٰ کے نظارے

ایک عدیم المثال عاشق احمدیت

حضرت منشی محمد اروڑے خاں صاحب کپورتھلوی کی عظیم شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ ہی کی نسبت امام الزمان حضرت مسیح موعود نے سنہری حروف میں یہ سرٹیفکیٹ دیا کہ:۔

"عجیب منشرح الصدر اور جانثار آدمی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔ شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہریک توفیق سے کوئی خدمت بجالاویں۔"

("ازالہ اوہام" جلد2 ص799 مطبوعہ 1891ء)

اس مایہ ناز ہستی کی عاشقانہ اور خادمانہ شان کے بے شمار واقعات میں نمونۃً ایک یادگار اور ناقابل فراموش واقعہ حضرت ماسٹر محمد علی صاحب اشرف سیکرٹری انجمن احمدیہ بیرم پور ضلع ہوشیار پور کے قلم سے ملاحظہ ہو۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ریاست کپورتھلہ کی تحصیل بھونگہ میرے گاؤں کے قریب واقع ہے۔ اگرچہ ہم سرکاری علاقہ میں بستے ہیں مگر قرب وجوار کے دیہات اور اضلاع میں ہماری رشتہ داریاں بکثرت ہیں۔ ایک دفعہ میرے رخصت پر آنے پر معلوم ہوا کہ تحصیل بھونگہ میں جو تحصیلدار ہیں وہ احمدی ہیں۔

اپنے اس احمدی بھائی کی ملاقات اور زیارت کا شوق مجھے کشاں کشاں ایک دن صبح ہی وہاں لے گیا وہاں جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ آنجناب نے صرف ایک معمولی پستہ قد نیلا تہبند باندھ رکھا ہے۔ گلے سے برہنہ اور سر پیروں سے ننگے اپنی بکریوں کے چرانے میں مصروف ہیں۔ میں نے آپ سے دریافت کیا کہ تحصیلدار صاحب یہاں ہیں یا نہیں؟ فرمانے لگے ہاں ہیں۔ کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی کام شام کچھ نہیں محض ملنا ہے۔ مجھے ایک کرسی پر بٹھا کر آپ ایک بنچ پر بیٹھ گئے اور مکرر پوچھا کہ کیا کام ہے؟ میں نے سابقہ جواب کو دھراتے ہوئے دریافت کیا کہ کیا آپ یہاں کے چپڑاسی ہیں؟ آپ نہایت سنجیدگی سے فرمانے لگے۔ آپ اپنا کام بتلائیں میں کچھ بھی ہوں آپ کو کیا؟ میں نے ڈرتے ڈرتے کچھ پردہ رکھتے ہوئے دبی زبان سے کہا۔ کام کچھ نہیں ان کا اور میرا روحانی تعلق ہے (میں نے احمدیت کے تعلق کو دیدہ ودانستہ اس لئے روحانی تعلق ظاہر کیا کہ ابتدائی زمانہ تھا اور مخالفت کا زور' جاہل لوگوں کا گروہ خواہ مخواہ احمدیت کا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتا تھا اور ہم لوگوں سے اپنے تنفر کی وجہ سے مارنے مرنے پر تل جاتا چہ جائیکہ ہمارے ساتھ سیدھے منہ بات بھی کرے میں نے اسی خیال سے روحانی تعلق بتلایا۔ مبادا میرے سر نہ ہو) مگر قربان جایئے احمدیت کی محبت کے کہ روحانی تعلق کا نام سنتے ہی مارے شوق ملاقات کے آپ باغ باغ ہو گئے مجھے اپنے رہائشی مکان میں لے گئے۔ کرسی پر عزت سے بٹھایا۔ حقہ تازہ بھروا کر آگے رکھ دیا۔ اپنی ایک بکری دوہ کر چاء تیار کی۔ ایک مٹکے سے مٹھائی ایک بڑی طشتری میں لبالب بھر کر میرے سامنے رکھدی اور فرمانے لگے مٹھائی کھایئے اور چاء نوش کیجئے۔ میں نے ایسی خاطر ومدارات دیکھ کر یہ اندازہ لگایا کہ یہ میاں تحصیلدار صاحب کے خانساماں ہیں اور بوجہ ایک احمدی افسر کے ملازم ہونے کے کیسے مودب اور تربیت یافتہ ہیں کہ اپنے آقا کے مہمان کی تواضع کرنے میں آقا کے انتظار کی بھی پروانہ کی اور از خود ہی سب کچھ کر کرا دیا۔

ادھر میں چائے پینے میں مصروف ادھر کچہری کا ٹائم ہو گیا۔ اور وہیں اپنے اندر صحن میں ہی کورٹ قائم کر ناظر کو بلا مقدمات سننے شروع کر دیئے۔ میرے پاس ایک سائل آبیٹھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تحصیلدار صاحب کب باہر سے آئیں گے وہ کہنے لگا کہ یہی تو تحصیلدار صاحب ہیں۔

اللہ اللہ! احمدیت نے یہاں تک رنگ چڑھایا کہ ایک ناواقف اپنے نامعلوم الاسم احمدی بھائی کی آمد کی خوشی میں اپنی ساری وضع قطع فراموش کر کے اسی برہنہ پنی نہیں بلکہ نوری لباس میں ملبوس ہو کر اور درباری خلعت کو خیرباد کہہ کر وہ اپنے دربار کورٹ کی زینت بن گئے۔

گرمی کا موسم تھا کوئی بارہ ایک بجنے پر فراغت حاصل کر کے کچہری برخواست کر دی۔ اور پھر خود اسی مہمان نوازی میں منہمک دکھائی دینے لگے۔ باتیں بھی کرتے جاتے تھے اور باورچی بھی بنے ہوئے تھے۔ اول تو وہ ایک عہدہ دار تھے۔ کئی ایک ملازم رکھ سکتے تھے۔ ملازم نہ سہی۔ چاہتے تو اپنے سٹاف میں سے کسی کو حکم کر دیتے جو خانساماں گری کی خدمت کو بجالاتا۔ مگر ایسا کون کرتا وہی جو خالص دنیادار ہو اور تصنع وریاکاری کا بندہ وہ جو خود فراموشی کا مجسمہ۔ اپنی سبق آموز سادہ پنی کا نمونہ ہو۔ بھلا کب گوارا کر سکتا تھا کہ دنیاداروں والے اسباب کا حامل و عامل ہو۔

میں ان کی ایک ایک بات کو دیکھ کر مارے شرم کے آب آب ہو کر دریائے خجالت میں بہا جاتا تھا۔ آپ نے اپنی یا اپنے عہدہ و بڑائی کی بات تک نہ کی۔ اگر کوئی خیال تھا تو صرف ایک اور یہی ایک کہ میرے مہمان کی جو کچھ بھی خدمت ہو سکے بدل وجان سرانجام دوں۔ یا اپنے محبوب کا تذکرہ وردزبان تھا۔ بار بار جب کوئی بات کرتے تو حضرت اقدس کے متعلق فرماتے۔ میرا معشوق ایسا ہے۔ میرا محبوب ایسا ہے اور ایسا ہے۔ گلشن احمدیت کے پروانہ کو بس یہی جنون تھا کہ میں جلدی قربان ہو جاؤں۔

غرضیکہ انہی باتوں میں شام کر دی۔ اور اسی رات مجھے جبراً اپنے پاس ٹھہرالیا۔ جب میں بستر پر پڑا تو وہ میری پائنتیں بیٹھ کر پاؤں دابنے لگ گئے ہیں بار بار اصرار کرتا کہ حضرت! یہ نالائق اس عنایت گرانبہا کا مطلقاً مستحق نہیں۔ جانے دیجئے گا مجھے کیوں شرمندہ کرتے ہیں۔ میں کیا اور میری بساط کیا۔ جو آپ ایسے ذی رتبہ افسر سے کوئی خدمت لوں۔ یہ شرف تو مجھے حاصل ہونا چاہئے تھا کہ یہ احقر آپ کی خدمت بجالاتا۔ مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا میری ایک نہ سنی گئی۔

الغرض صبح پھر وہی خاطر ومدارات بمشکل تمام میں نے رخصت حاصل کی۔ پھر دور تک میرے ہمرکاب گئے اور بار بار مجھ سے دوبارہ ملنے کا وعدہ لے کر الوداعی مصافحہ کر کے مجھے رخصت کر کے واپس ہوئے۔

مگر پھر بھی مڑ مڑ کر محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے جاتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ وہ اپنے بھائی کی جدائی کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتے۔"

(اخبار الحکم قادیان 21جنوری 1935ء ص12)

جب اللہ چاہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

○ خدا جب کسی کام کو کرانا ہی چاہتا ہے تو گردن سے پکڑ کر بھی کرا دیتا ہے۔ اس کے منوانے کے عجیب عجیب رنگ ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس نے امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا ہوا تھا۔ خدا کی قدرت ایک رات بادشاہ نے اپنے وزیر اعظم کو نصف رات کے وقت بلوایا اور نہایت سخت تاکید کی کہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں آ جاؤ حتیٰ کہ لباس بدلنا بھی تم پر حرام ہے۔ وزیر حکم پاتے ہی ننگے سر ننگے بدن مجبوراً حاضر ہوئے اور اس جلدی اور گھبراہٹ کا باعث دریافت کیا۔ بادشاہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حبشی آیا ہے اور اس گنڈاسے کی قسم کے ایک ہتھیار سے مجھے ڈرایا اور دھمکایا ہے اس کی شکل نہایت ہی پر ہیبت اور خوفناک ہے اس نے مجھے کہا ہے کہ امام موسیٰ کو ابھی چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ اور اسے ایک ہزار اشرفی دے کر جہاں اس کا جی چاہے رہنے کی اجازت دو۔ سو تم ابھی جاؤ اور امام موسیٰ رضا کو قید سے رہا کر دو۔ چنانچہ وزیر اعظم قید خانے میں گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنا عندیہ ظاہر کرتے امام موسیٰ رضا بولے کہ پہلے میرا خواب سن لو چنانچہ انہوں نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ تم آج ہی قبل اس کے کہ صبح ہو قید سے رہا کئے جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد دہم ص 187)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ امتہ الباسط صاحبہ بنت غلام رسول افغان صاحب

قسط دوم آخر

احمدیت کی خدمت پر کمر بستہ

ایک مخلص افغان خاندان

غریبوں سے محبت

یوں تو بہت سے واقعات ایسے ہیں جو کہ والدہ محترمہ کی زندگی میں قابل ذکر ہیں لیکن یہاں چند ایک کا ذکر کر دینا مناسب ہو گا۔

والدہ صاحبہ کے پاس کئی ایک ایسے بچے اور بچیاں بھی کلام پاک پڑھنے کے لئے آتے تھے جن کے لباس نہایت خستہ حال اور تعفن سے اٹے ہوئے ہوتے تھے۔ یہ غریب بچے اور ان کے والدین اس قابل نہیں تھے کہ ان کو نئے یا اجلے کپڑے پہنا سکیں۔ ایسے بچوں کے کپڑے والدہ محترمہ خود دھو کر ان کو پہناتیں تاکہ وہ صاف ستھرے ہو کر قرآن پاک پڑھ سکیں اور بعض انتہائی غریب بچوں کو نئے کپڑے خود سلوا کر بھی دیتیں۔

آپ کے شاگردوں میں ڈاکٹر' انجینئرز' وکلاء' مجسٹریٹ' جج صاحبان' سرکاری اعلیٰ افسران اور کاروباری طبقہ کے احمدی وغیر از جماعت احباب کی بڑی تعداد اس وقت موجود ہے۔ یوں تو نہ جانے کتنے لوگ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوں گے جن کا ثواب بطور صدقہ جاریہ ان تک پہنچ رہا ہے۔

ایسی ہی ایک غیر احمدی شاگرد خاتون راحت شیخ صاحبہ جو اس وقت صاحب اولاد ہیں نے محترمہ والدہ مرحومہ کے بارے میں حد درجہ احترام و عقیدت سے بیان کیا کہ میں نے حضرت اماں جی کے لئے عمرہ ادا کیا ہے جو کہ عمرہ بدل کی نیت سے میں نے ادا کیا۔

نماز اور دعائیں

والدہ مرحومہ پابند صوم صلوۃ اور صاحب کشف و رؤیا خواتین میں سے تھیں۔ تہجد اور اشراق کی نمازیں بھی نہایت پابندی سے ادا کیا کرتی تھیں۔ درود شریف' استغفار' اور اللہ اکبر' سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد اکثر شب و روز کثرت سے کیا کرتی تھیں۔ نہایت مشفق ماں۔ وفا شعار بیوی اور پڑوسیوں کے لئے ہمدرد۔ غرباء اور یتامیٰ کی مددگار خاتون تھیں۔

نیکی اور قرآن حکیم سے دلی لگاؤ اور عشق کا یہ عالم تھا کہ وفات کے دن بھی صبح کے وقت باقاعدہ بچوں کو قرآن حکیم پڑھایا اور یہ بالکل محسوس نہ ہونے دیا کہ طبیعت کافی خراب ہے راقم الحروف کو نصیحت کی کہ دیکھو یہ نورانی سفر میرے بعد بھی تسلسل سے جاری رکھنا اور کبھی قرآن حکیم کی تعلیم دینے کے سلسلہ میں تمہاری بیماری یا کوئی ذاتی مصروفیت حائل نہیں ہونی چاہئے۔

نظام خلافت سے وابستگی اور خلیفہ وقت کے ارشادات کی تعمیل کا یہ عالم تھا کہ بیت ہالینڈ کے لئے خلیفہ وقت نے چندہ کی تحریک فرمائی تو آپ ے نہ صرف خود اس میں حصہ لیا بلکہ خود گھر گھر تشریف لے گئیں نہ صرف احمدی گھرانوں سے چندہ اکٹھا کیا بلکہ اپنے غیر از جماعت شاگردوں کے والدین کو بھی اس چندہ کی تحریک کی اور ان سے چندہ وصول کر کے مرکز بھجوایا۔ وہ نہ صرف خود بروقت اپنا چندہ ادا فرمایا کرتی تھیں بلکہ عزیز واقارب اور ملنے والی خواتین و احباب سے بھی اکثر فرمایا کرتیں کہ بروقت چندہ ادا کریں تاکہ احمدیت کی ترقی میں کام آسکے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ آپ صاحب کشف و رؤیا خواتین میں سے تھیں۔ ان کی بہت سی رؤیا ایسی ہیں جو شان و شوکت سے پوری ہوئیں یہاں آپ کی زندگی کے صرف چند ایک رؤیا کا ذکر کافی ہو گا۔

میاں مظفر احمد پاس ہوں گے

ایک دفعہ حضرت ام مظفر صاحبہ نے اپنے بیٹے حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کے بارے میں محترمہ والدہ صاحبہ سے فرمایا۔ عائشہ میرا بیٹا مظفر احمد مقابلے کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔ تم دعا کرو کہ اللہ تبارک تعالیٰ اسے کامیابی سے نوازے۔ والدہ محترمہ نے چند دن خدا کے حضور گریہ وزاری کی اور رؤیا میں دیکھا کہ حضرت میاں مظفر احمد کے بارے میں کوئی ان سے کہہ رہا ہے کہ وہ مقابلے کے امتحان میں پاس ہو گئے ہیں۔ والدہ محترمہ اسی صبح فوراً ہی حضرت ام مظفر صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنی خواب بیان کی۔ خواب سننے کے بعد حضرت ام مظفر مسکرائیں اور فرمایا۔ عائشہ ابھی تو مقابلے (ICS) کا امتحان منعقد ہی نہیں ہوا اور تم نے پاس ہونے کے بارے میں خواب دیکھ لی۔ ابھی دعائیں جاری رکھو۔ والدہ محترمہ نے عرض کیا۔ بیگم صاحبہ امتحان چاہے جب بھی ہو میرے مولا کریم نے مجھے بتا دیا ہے کہ آپ کا بیٹا پاس ہے۔

گمشدہ زیور

اسی طرح ایک دفعہ قادیان میں حضرت اماں جان کا کچھ زیور چوری ہو گیا حضرت ام طاہر نے والدہ محترمہ سے فرمایا۔ عائشہ میں حضرت اماں جان سے زیادہ نزدیک ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ میرے ملازم بھی حضرت اماں جان کے گھر آتے جاتے ہیں ایسا نہ ہو کہ انہوں نے کوئی حرکت کی ہو تم دعا کرو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیب سے ایسا سامان پیدا کر دے کہ چوری کا سراغ مل جائے۔ والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام طاہر صاحبہ کی پریشانی دیکھ کر سخت گھبرا گئی اور میں نے مسلسل کئی روز تک اللہ تعالیٰ کے دربار میں گریہ وزاری کی۔ پھر میں نے خواب دیکھا کہ ایک لڑکا جو حضرت اماں جان کا ملازم تھا اور کسی گاؤں سے آیا ہوا تھا وہ باغ میں گڑھا کھود کر زیور دفن کر رہا ہے۔ جب والدہ محترمہ نے یہ خواب حضرت ام طاہر سے بیان کی تو انہوں نے اس لڑکے کو بلا کر بڑے پیار سے سمجھایا تو وہ اپنی غلطی مان گیا اور زیور جو واقعی اس نے گڑھا کھود کر چھپایا تھا مل گیا۔

جب حضرت نواب عبداللہ خان صاحب نے سندھ میں اراضی خریدنے کا ارادہ کیا تو خریدنے سے پہلے آپ نے والدہ محترمہ سے بھی دعا کرنے کے لئے کہا۔ آپ نے کئی روز تک دعا کی اور اس سلسلہ میں خواب دیکھا اور پھر حضرت نواب صاحب کو بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بہت سرسبز کھیت ہیں اور ان کے چاروں طرف سفید چمکتے ہوئے چاندی کے سکے لگے ہوئے ہیں بعد میں نواب صاحب نے سندھ میں زمین خریدی اور آپ کے لئے بہت بابرکت ثابت ہوئی۔

خاندان مسیح موعود سے محبت

یوں تو محترمہ والدہ مرحومہ کو خاندان حضرت مسیح موعود سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی لیکن بعض خواتین مبارکہ سے عقیدت و احترام کا خاص تعلق تھا۔ جب تک آپ گاہے بگاہے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی صحبت سے فیضیاب نہ ہوتیں دل کی تشنگی دور نہ ہوتی۔ جب تک چلنے پھرنے کے قابل تھیں بلاناغہ خاندان حضرت مسیح موعود سے ملاقات کا سلسلہ جاری رکھا۔ عمر کے آخری حصہ میں جب چلنے پھرنے کے قابل نہ رہیں تو مجھ سے کہتیں کہ تم ربوہ جا رہی ہو فرداً فرداً سب کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام عرض کرنا اور میرے لئے دعا کی درخواست کرنا۔ آپ کئی سال تک فالج سے صاحب فراش رہیں جونہی ذرا طبیعت سنبھلی مجھے کہا تم اور بیٹا عبدالکریم مجھے ننکانہ سے کسی طرح بھی ربوہ لے جاؤ تاکہ میں خاندان حضرت مسیح موعود کی ملاقات کا شرف حاصل کر سکوں چنانچہ ہم آپ کو گاڑی پر ربوہ لے گئے اور یہاں سارے دن کے لئے تانگہ کرایہ پر لیا جس پر آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود کے ہر گھر میں ملاقات کے لئے لے گئے۔ بیماری کی حالت میں سارا دن ملاقاتوں میں گزارنے کے باوجود آپ کے چہرے پر بشاشت تھی۔ آپ اس قدر خوش تھیں جیسے کہ آپ کو دین و دنیا کی بہت بڑی سعادت نصیب ہو گئی ہو۔ یہ آپ کی خاندان حضرت مسیح موعود سے آخری ملاقات تھی۔ پھر آپ تامرگ اس قابل نہ ہوئیں کہ آپ کو ربوہ لایا جا سکے۔ آخری وقت تک ان کی خواہش تھی اور کہا کرتی تھیں نہ جانے تم مجھے کب ربوہ لے جاؤ گے تاکہ میں خاندان حضرت مسیح موعود سے ملاقات کر سکوں۔

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ سے والدہ محترمہ کو بہت محبت تھی اور اسی طرح حضرت ام طاہر صاحبہ بھی والدہ محترمہ پر بہت مہربان اور مشفق تھیں اس لئے جب والدہ محترمہ کو حضرت ام طاہر کے گھر جانے میں کبھی ناغہ یا دیر ہو جاتی تو حضرت ام طاہر صاحبہ خود ملازم بھیج کر والدہ محترمہ کو طلب کر لیتیں۔ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ دختر حضرت المصلح الموعود اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان فرماتی ہیں جو سیرت حضرت ام طاہر صاحبہ مولفہ ملک صلاح الدین صاحب میں درج ہے۔ یہ واقعہ من و عن صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ کے اپنے الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

لیلۃ القدر میں دعا

"رمضان شریف میں حضرت ام طاہر کی عبادت کا رنگ قابل رشک تھا کئی شب زندہ دار افراد کو اپنے ہاں رکھتیں اور آپ خود بھی رات کا بیشتر حصہ عبادت میں گزارتیں۔ موسم گرما کے ایک رمضان شریف کی ایک رات ناقابل فراموش ہے۔ ہم سب بچوں کی چارپائیوں کے بچھنے کے بعد بہت تھوڑی سی جگہ بچتی تھی وہیں پر آپا جان اور عائشہ پٹھانی اہلیہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب پٹھان معمولاً تہجد میں درد بھری دعائیں کر رہی تھیں کہ میں نے دیکھا کہ چندھیا دینے والی روشنی سے ہمارا صحن منور ہو گیا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ یہ لیلۃ القدر کی روشنی ہے۔ میں نے لیٹے لیٹے شور مچا دیا کہ میرے لئے دعا کریں۔ عائشہ پٹھانی نے بعد میں بتایا کہ یہ روشنی مجھے بھی نظر آئی تھی میں اس وقت میاں طاہر احمد صاحب کے لئے دعا کر رہی تھی۔ آپا جان کہتی تھیں کہ رشید کے بولنے نے مجھے سب کچھ بھلا دیا اور میں نے اپنی بیٹی رشید کے لئے دعا کرنی شروع کر دی۔ میں بھی یہ روشنی دیکھ رہی تھی جو چند سیکنڈ رہی۔ مجھے ہنستے ہوئے کہا کہ جب تم نے یہ نظارہ دیکھا تھا تو تم نے اٹھ کر خود دعا کیوں نہ کی۔"

(سیرۃ حضرت ام طاہر ص 200 طبع سوم ستمبر 90)

وفات

میری والدہ مرحومہ عائشہ پٹھانی صاحبہ کی وفات ننکانہ صاحب میں 3۔ اپریل 1981ء بروز جمعرات شب دس بجے ہوئی جمعۃ المبارک کی صبح آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں مجلس مشاورت کی وجہ سے دنیا بھر کے احمدی احباب مرکز میں جمع تھے جنہوں نے بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی امامت میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی۔ اور آپ ہزاروں مخلصین جماعت کی دعاؤں کے ساتھ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

والد صاحب کا ذکر خیر

مولوی غلام رسول افغان' پابند صوم صلوۃ باقاعدگی سے تہجد گزار اور احمدیت کے پروانوں میں سے تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود کا پہرہ دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب حضرت مسیح موعود کا وصال ہوا تو حضور کے مزار مبارک پر بھی آپ کو بغرض حفاظت پہرہ دینے پر مامور کیا گیا اور یوں یہ سعادت بھی آپ کے حصہ میں آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ 1902ء میں قادیان آئے تھے۔ جس طرح ہو سکا مسیح موعود اور سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ آپ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کی خدمات بھی بجالاتے تھے اور اس میں دلی سکون اور بشاشت محسوس کرتے تھے آپ لنگر خانہ کا ایندھن' سبزی' سودا سلف اور ایسے ہی دوسرے کام بلامعاوضہ بجالاتے تھے اور حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت پر ہر وقت کمربستہ رہتے تھے مہمانوں کے دیگر کام کے علاوہ یعنی روٹی 'پانی وغیرہ مہیا کرنے کے بعد ان کے کپڑے بھی دھویا کرتے تھے۔

آپ بلاناغہ قادیان میں جاری درس قرآن و حدیث میں شرکت کرتے تھے اور زیادہ سے زیادہ دینی علوم کے حصول کے لئے کوشاں رہتے آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے شاگردوں میں تھے وہ بھی آپ سے بہت شفقت اور پیار کا سلوک فرماتے تھے۔ ایک روز درس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ کو قریب بلایا اور پیار سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ غلام رسول تم طب کیوں نہیں پڑھ لیتے تاکہ روزگار کے سلسلہ میں تمہارے کام آئے اس پر والد صاحب نے عرض کیا۔ حضور میں اپنے ماں باپ بہن بھائی وطن سب کچھ دین کے لئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ خاندان مسیح موعود اور سلسلہ احمدیہ کی خدمت اور علوم دین کا حصول میرا اصل مدعا ہے۔ دنیا کی طلب مجھے نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے طب نہیں سیکھی۔ چنانچہ جب آپ کی شادی ہو گئی تو آپ نے ذریعہ معاش کے لئے شیر فروشی کی دوکان بنائی۔ آپ نماز تہجد کے بعد قادیان کے گردو نواح سے خود اپنے سامنے دودھ نکلوا کر لاتے اور مناسب قیمت پر یہ خالص دودھ فروخت کرتے۔ آپ جب دودھ لانے کے لئے گھر سے روانہ ہوتے تو کلام پاک کی تلاوت شروع کرتے اور جب واپس لوٹتے تو بھی آپ کی زبان پر تلاوت کلام پاک اور ذکر الٰہی کا ورد ہوتا۔ دوکان پر جونہی دودھ لاتے آنے سے قبل لائن میں بیسیوں برتن دودھ لینے کے لئے نمبر پر لگے ہوتے تھے اور خالص دودھ کے حصول کے لئے لوگ کئی کئی گھنٹے قبل برتن ان کی دوکان پر رکھ دیتے۔

اگر کبھی وہ اپنی ناسازئ طبیعت کی وجہ سے خود دودھ لینے گاؤں نہ جاسکتے تو یہ دودھ ان کا بیٹا عبدالکریم لے کر آتا۔ ایسے میں بعض اوقات گوالے نظر بچا کر اپنے دودھ میں پانی ملا کر دے دیتے۔ والد صاحب کو دودھ کی اس قدر شناخت تھی کہ وہ دودھ میں شہادت کی انگلی ڈال کر بتا دیتے کہ آج دودھ خالص نہیں ہے۔ ایسے میں وہ گاہکوں کو بتا دیتے کہ آج دودھ خالص نہیں ہے۔ اس لئے دودھ اس وقت بکے گا جب میں آگ پر پکا کر یہ تسلی کرلوں کہ پانی خشک ہو گیا ہے اور دودھ خالص رہ گیا ہے۔ آپ دوکان پر بیٹھے بیٹھے ہر وقت تلاوت کلام پاک میں مصروف رہتے جونہی گاہک آتا اس کو دودھ یا دہی دے کر پھر تلاوت میں مصروف ہو جاتے۔ جب کبھی غلطی سے کوئی نقلی سکہ (کھوٹا سکہ) ان کو آجاتا تو فوراً اسے توڑ دیتے تاکہ یہ آئندہ کسی کے پاس نہ جائے۔

قادیان سے ہجرت کے بعد آپ ننکانہ صاحب آگئے اور کچھ عرصہ یہیں دودھ کی دوکان بنالی۔ یہاں بھی چونکہ آپ کا یہی معمول رہا کہ دودھ خود نکلوا کر لاتے اور خالص فروخت کرتے۔ جب مخالفت نے زور پکڑا تو آپ گاہکوں کو باآواز بلند کہتے کہ میں بھی مرزائی ہوں اور میرا دودھ بھی مرزائی ہے۔ سوچ سمجھ کر خرید و بعد میں گلہ نہ کرنا۔ چونکہ آپ جیسا خالص دودھ ننکانہ صاحب میں کہیں بھی فروخت نہیں ہوتا تھا اس لئے باوجود مخالفت کے غیراز جماعت لوگ بلاچوں وچراں آپ سے دودھ لیتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد جب ربوہ کی بنیاد پڑی تو آپ ننکانہ صاحب کی دوکان چھوڑ کر ربوہ آگئے اور یہاں دودھ کی دوکان بنالی۔

آپ کا انتقال 10- مئی 1959ء کو ہوا۔ اور بحیثیت موصی آپ قطعہ خاص برائے رفقاء میں دفن ہوئے۔ آپ نے 1/7 حصہ کی وصیت فرمائی تھی جبکہ والدہ محترمہ کی وصیت 1/5 حصہ کی تھی۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ والدہ صاحبہ اور والد صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ بھی آپ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

سید ظہور احمد شاہ صاحب

پلاسٹک کے تھیلے اور لفافے

ہماری فضا کو انسانی زندگی کے لئے نقصان دہ بنانے والے بہت سارے عوامل ہیں جن کا ذکر اکثر اخباروں رسالوں وغیرہ میں ہوتا رہتا ہے جس سے عام لوگوں کو بھی اس نقصان دہ اور مہلک صورت حالات کے متعلق کافی علم ہو چکا ہے اور اس سے بچنے کے لئے وہ تگ ودو بھی کرتے ہیں۔ لیکن پلاسٹک کے لفافوں کے سلسلے میں نہ تو ابھی پبلک کو کوئی خاص علم ہوا ہے اور نہ ہی اہل اختیار نے اس سلسلے میں کوئی مثبت کارروائی کی ہے۔

پلاسٹک کی بنی ہوئی دیگر اشیا اب لوگوں میں اتنی پاپولر ہو چکی ہیں کہ پلاسٹک کی کلی مناہی ایک سعی لاحاصل معلوم ہوتی ہے۔ اور پلاسٹک کا استعمال ہر روز بڑھتا ہی جاتا ہے جس کا کوئی نعم البدل ابھی تک معلوم نہیں کیا جاسکا۔ لیکن پلاسٹک کے لفافے جو گھریلو خوردنی اشیا کو لانے لے جانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ایک بالکل علیحدہ مسئلہ ہے کیونکہ پلاسٹک کے لفافوں میں اگر خوردنی اشیاء ڈالی جائیں تو پلاسٹک کے ساتھ ڈائریکٹ Contact (اتصال) کی وجہ سے ان کے بھی زہریلے ہونے کا خطرہ ہر دم موجود ہوتا ہے اور اگر یہ سلسلہ سالہاسال تک چلتا چلا جائے تو انسانی صحت کے لئے خطرہ بھی مسلسل بڑھتا چلا جائے گا جس کے نتیجہ میں کئی خطرناک بیماریاں ایسے انسانوں کو لاحق ہو سکتی ہیں جو پلاسٹک کے لفافوں کے استعمال کے متعلق کوئی علم نہ رکھتے ہوں یا وقتی آسانی کی وجہ سے اس عمل کو چھوڑنے کو تیار نہ ہوں۔

اگرچہ گورنمنٹ لیول پر اس مسئلہ کی اہمیت کا اقرار کیا جاتا ہے اور وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں معمولی قسم کے قوانین بھی بنائے جاتے ہیں لیکن ان کا سختی سے نفاذ کبھی بھی نہیں کیا جاتا۔ اور اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ پبلک خود اس قسم کے مواد کے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتی تو پھر ایسی صورت میں کسی حکومتی ایجنسی کا بھی ایسے قوانین کے لئے تگ و دو نہ کرنا سمجھ آنے والی بات ہے۔

پنجاب میں اب تک صرف کالے پلاسٹک کے لفافوں کا استعمال قانوناً منع کیا گیا ہے یہ قانون بلوچستان میں جون 1994ء میں پاس کیا گیا تھا۔ اور اس کے ایک سال بعد سندھ اور پنجاب نے بھی بلوچستان کی پیروی میں ایسے ہی قانون پاس کئے لیکن کہیں بھی ان پر پوری طرح سے عمل درآمد نہ کیا جاسکا اور کہیں نہ کہیں اب بھی آپ کو کالے بیگ مل ہی جائیں گے۔ بہرحال اب سرحد کی حکومت نے ہر رنگ کے پلاسٹک تھیلوں کے بنانے' خرید و فروخت کرنے اور استعمال کرنے پر پابندی عائد کردی ہے اور امید کی جانی چاہئے کہ پاکستان کے باقی صوبے بھی سرحد کی پیروی کرتے ہوئے ایسے قوانین بنائیں گے۔ کیونکہ جب تک فیکٹریوں میں ایسے تھیلے بنتے رہیں گے اور ان کی خرید و فروخت ہوتی رہے گی ان کا استعمال ناممکن نہیں بنایا جاسکتا۔ دوسری خوشکن بات یہ ہے کہ اب کالے اور دوسرے رنگوں کے تھیلوں پر یہ قانون یکساں لاگو ہو گا۔ کیونکہ رنگ سے زہریلے مادوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا جو کہ ایسے لفافوں سے ہر دم گیسوں کی صورت میں نکلتے رہتے ہیں اور اشیائے خوردنی جو ان میں ڈالی گئی ہوں ان میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔

ان تھیلوں کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ یہ عرصہ دراز تک اپنی اصلی حالت میں قائم رہتے ہیں سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ جہاں کاغذ چند ہفتوں میں اور روئی کی اشیاء زیادہ سے زیادہ چھ ماہ میں زمین میں تحلیل ہو جاتی ہیں وہاں یہ پلاسٹک کے تھیلے اس عمل کے لئے 70 یا 80 سال کا عرصہ لگاتے ہیں۔ اور بہت سارے زرعی عوامل میں بھی روک کا باعث بنتے ہیں۔ اگرچہ ان تھیلوں کا ایک بڑا حصہ دوبارہ استعمال کے لئے اکٹھا کرلیا جاتا ہے لیکن پھر بھی زیادہ مقدار عموماً جلا کر ہی ضائع کی جاتی ہے۔ لیکن پلاسٹک کے جلنے سے بہت ساری زہریلی گیسیں مثلاً کلورین۔ ڈائی آکسین۔ اور ہائیڈروجن سائنائیڈ فضا میں مل کر اس کو اور زیادہ مسموم بنا دیتی ہیں۔ یہ تمام گیسیں ہمارے نظام تنفس پر حملہ کرتی ہیں اور اگر ایسی فضا میں مسلسل اور زیادہ سانس لیا جائے تو وہ انسان کے لئے مہلک بھی ہو سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ یہ تھیلے شہروں کے صفائی کے سسٹم کے لئے بھی خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ یہ نالیوں اور بڑے گندے نالوں کو بلاک کر دیتے ہیں اور اس طرح پر شہروں کے صفائی کے نظام کو بار بار تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

فضا میں اڑتے ہوئے یا ادھر ادھر بھٹکتے ہوئے پلاسٹک کے تھیلے بجلی کی تاروں کے ساتھ الجھ جاتے ہیں اور شارٹ سرکٹنگ کا باعث بن سکتے ہیں۔

زرعی زمین کی اوپر کی سطح کو بھی یہ زہریلا بنا دیتے ہیں۔ اور اگر ان کی زیادہ تعداد دیسی کھاد میں شامل ہو جائے تو اسے بھی یہ ناقابل استعمال بنا دیتے ہیں جو زراعت کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس کا فی الحال کوئی حل نہیں نکالا جاسکا سوائے اس کے کہ ایسی کھاد کو استعمال ہی نہ کیا جائے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ افراد جو پلاسٹک کی فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں ان پر اس عنصر کے سخت نقصان دہ اثرات ہوتے ہیں۔

لیکن افسوس کہ ایسی تقریباً تمام فیکٹریاں اپنے ان کارکنوں کی حفاظت کے لئے کوئی خرچ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں کیونکہ پاکستان میں بے روزگاری کی وجہ سے اس قسم کا خطرناک کام کرنے کے لئے بے شمار لوگ ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے کارخانوں کے لئے بھی ضروری قوانین بنائے اور نافذ کئے جائیں جو ان غریب کارکنوں کو بچانے کا ذریعہ بن سکیں۔

اس مضمون میں جو کچھ لکھا جاچکا ہے اس کے پیش نظر اس وقت سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ حکومت جس طرح تمباکو اور ایڈز وغیرہ کے سلسلہ میں ریڈیو۔ ٹی۔ وی پر لوگوں کے علم میں اضافہ کی کوشش کرتی ہے تاکہ عام لوگ ان برائیوں کے بداثرات سے مطلع ہو سکیں اور ان سے بچ سکیں اسی طرح پلاسٹک تھیلوں کے سلسلہ میں بھی لوگوں کو ان کے نقصان سے مطلع کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ اب یہ ایک ذاتی یا علاقائی مسئلہ نہیں ہے بلکہ پاکستان کی تمام آبادی اس سے متاثر ہو رہی ہے اور ان میں سے اکثر اپنی لاعلمی کی وجہ سے اس کو ترک نہیں کرتے۔

اسی طرح اخباروں رسالوں کو بھی چاہئے کہ وہ بھی اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں اور اس مسئلہ کے حل کے لئے مضامین' کالم' اور دیگر تحریروں کے لئے اپنے اخبارات اور رسائل میں جگہ دیں تاکہ پبلک ان کے نقصانات سے واقف ہو سکے اور اگر ایسا ہو جائے تو پھر امید کی جاسکتی ہے کہ ان میں سے بڑی تعداد اس عادت کو چھوڑ کر کپڑے اور کاغذ کے تھیلوں کا استعمال شروع کر دے۔

لیکن سب سے بڑی ذمہ واری پھر بھی حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے پلاسٹک کے تھیلوں کے بنانے اور خرید و فروخت میں حصہ لینے والے لوگوں کے خلاف پوری ذمہ داری دیانت داری اور تن دہی سے کام کرتے ہوئے اس مصیبت سے اپنی پبلک کو بچنے میں مدد دے۔

(ماخوذ- ڈان- 22- مئی 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ذیلی تنظیموں سے

درخواست

○ تحریک جدید کے اجراء کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود نے جملہ ذیلی تنظیموں کو ہدایت فرمائی کہ "تحریک جدید کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جائے"

(مطالبات ص 177)

ذیلی تنظیموں میں سے لجنات بفضل خدا پیش پیش نظر آتی ہیں۔ اب ان میں سے بعض لجنات کی مساعی جمیلہ کے پیش نظر بغرض دعا ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ مکرمہ صدر صاحبہ و سیکرٹری صاحبہ تحریک جدید مقامی ربوہ

2۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ قیادت کراچی نمبر4۔

3۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ ضلع و شہر فیصل آباد۔

4۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ بہاولپور۔

5۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ رحیم یار خاں۔

6۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ بشیر آباد (حیدر آباد)۔

7۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ سنجر چانگ (ضلع حیدر آباد)۔

8۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ گوٹھ غلام رسول (ضلع خیر پور)

9۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ کرونڈی (ضلع خیر پور)

10۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ جمال پور (ضلع خیر پور)

11۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ ناصر آباد (ضلع عمر کوٹ)

ان لجنات کی عہدیدار بہنوں نے اپنے اپنے ماحول میں قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرنے میں ہر ممکن تعاون فرمایا۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز دیگر ذیلی تنظیموں سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی مساعی جمیلہ جاری رکھیں اور دفتر ہذا کو مطلع فرماتے رہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 15۔ اپریل 1999ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام آمنہ مریم رکھا گیا ہے۔ عزیزہ مکرم ریاض احمد صاحب باجوہ آف میرپور خاص کی نواسی اور مکرم عزیز احمد صاحب گجر ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد کی پوتی ہے۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی عمر درازی اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ مکرم منصور احمد جاوید چٹھہ صاحب مراقب خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 99-6-16 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "فہمید احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اور وہ مکرم چوہدری ولایت محمد طاہر صاحب چٹھہ پنشنر وکالت دیوان تحریک جدید کا پوتا مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب مرحوم آف کھوسکی ضلع بدین کا نواسا اور مکرم چوہدری محمود احمد مبشر صاحب درویش قادیان کا پڑنواسا ہے۔ اس کی صحت، درازی عمر اور نیک صالح ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ عزیزہ نائیلہ جمیل بنت جمیل اختر صاحب مورخہ 99-6-13 کو چولہے سے آگ لگنے کی وجہ سے جل گئی ہے۔ عزیزہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے صحت عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم فاروق احمد صاحب بابت ترکہ مکرم مبارک احمد خان صاحب)

مکرم فاروق احمد صاحب وغیرہ ورثاء مکرم مبارک احمد خان صاحب ابن مکرم عالمگیر خان صاحب سکنہ 19/4 دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 19/4 واقع محلہ دارالبرکات ربوہ برقبہ 10 مرلہ 75 مربع فٹ جو ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہے۔ اب ان کی بیوہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرم فاروق احمد صاحب (پسر)

3۔ مکرم طارق احمد صاحب (پسر)

4۔ محترمہ عارفہ تبسم صاحبہ (دختر)

5۔ مکرم وقار احمد صاحب (پسر)

6۔ مکرم ریاض احمد صاحب (پسر)

7۔ مکرم فیاض احمد صاحب (پسر)

8۔ مکرم مختار احمد صاحب (پسر)

9۔ مکرم مصطفیٰ احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق پر پابندیاں نرم کرنے کا معاملہ

عراق پر پابندیاں نرم کرنے کے معاملے پر امریکہ اور فرانس میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں فرانس کے صدر شیراک نے کہا کہ عراق کے خلاف پابندیاں ختم کرانے کا عزم کر رکھا ہے۔ امریکہ فرانس مذاکرات متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔

عبرت کا نشان

امریکہ نے کہا ہے کہ اسامہ اور اس کے ساتھوں کو عبرت کا نشان بنا دیں گے۔ امریکہ کے ڈسٹرکٹ اٹارنی برائے ایف بی آئی نے اسامہ کے جرائم کی ایک لسٹ عدالت کو دے دی ہے۔

جاپان کے خدشات

شمالی کوریا پلاسٹک میزائل کی تیاری میں مصروف ہے۔ مغربی دنیا نے جاپان کے خدشات کو درست قرار دے دیا ہے۔ طویل فاصلے تک مار کرنے والا میزائل تائے پوتونگ جی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جاپان نے کہا ہے کہ شمالی کوریا جولائی یا اگست میں اس کا تجربہ کر سکتا ہے۔

جنوبی افریقہ کے نئے صدر

جنوبی افریقہ کے نئے صدر نے کابینہ تشکیل دے دی ہے صدر تھابو میکی نے کابینہ میں خواتین کی تعداد میں اضافہ کیا ہے جبکہ خزانہ اور تجارت کے وزراء کو قائم رکھا ہے۔

کوریا میں کشیدگی

جزیرہ نما کوریا میں فی الحال کشیدگی کم ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے۔ دونوں ملکوں شمالی و جنوبی کوریا کے بحری جہازوں کے درمیان گزشتہ کچھ دنوں سے جاری محاذ آرائی پر نظر رکھنے کے لئے امریکہ نے اپنا ایک اور بحری جہاز روانہ کر دیا ہے۔

بھارت کے جنگی جہاز بحیرہ عرب میں

بھارت نے اپنے تمام جنگی جہاز خلیج بنگال سے بحیرہ عرب میں منتقل کر دیئے ہیں بھارتی بحریہ کے سربراہ نے کہا کہ اگر وقت پڑا تو بھارتی بحریہ سمندر میں اپنی کارکردگی سے دنیا کو حیران کر دے گی۔

روس امریکہ مذاکرات ناکام

کوسووا میں روسی فوج کے کردار پر روس امریکہ مذاکرات ناکام ہو گئے۔ دونوں وزرائے خارجہ کے مذاکرات رات بھر جاری رہے تاہم کسی حتمی نتیجے پر نہ پہنچ سکے۔

ترکی فوج اور کردوں میں جھڑپیں

ترکی میں سرکاری فوج اور کرد باغی لیڈر عبداللہ اوکلان کے حامیوں کے درمیان شدید جھڑپوں میں اکیس کرد باغی اور چار سرکاری فوجی ہلاک ہو گئے یہ جھڑپیں جنوب مشرقی ترکی میں عراق کی سرحد کے قریب ہوئیں۔

امریکہ کا صدارتی انتخاب

امریکہ کے صدارتی انتخاب میں 17 ماہ باقی ہیں۔ صدارت کے لئے جوڑ توڑ شروع کر دیا گیا ہے۔ اصل مقابلہ سابق صدر بش کے بیٹے بش جونیئر اور موجودہ نائب صدر الگور کے درمیان سخت مقابلہ ہو گا۔ الگور کی انتخابی مہم پر کلنٹن سکینڈل کا سایہ ہے۔ تاہم ابھی ڈیموکریٹک پارٹی اور ری پبلکن پارٹی کی طرف سے حتمی نامزدگی میں 8 ماہ باقی ہیں۔

نیلسن منڈیلا کا امن مشن

جنوبی افریقہ کے تاریخ ساز رہنما اور عالمی سطح پر احترام اور محبت کے حامل نیلسن منڈیلا نے جو صدارت کی ذمہ داریوں سے الگ ہو چکے ہیں، براعظم افریقہ میں امن مشن کے سفیر کا آغاز کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وہ کانگو میں خانہ جنگی کے خاتمے کے لئے نیمبیا میں ہونے والی کانفرنس میں غیر سرکاری طور پر شرکت کریں گے۔

یہودی بستیوں کا قیام روکا جائے

مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ یہودیوں کی بستیوں کے قیام کو فوری طور پر روکا جائے۔ اسرائیل کی حکومت فلسطینی حکام سے 1998ء کے زمین برائے امن کے معاہدے پر بھی عمل درآمد کرے۔

ظلم و بربریت کی انتہا

نیٹو کی فوجیں جوں جوں کسووو میں آگے بڑھ رہی ہیں سربوں کے غیر انسانی مظالم سے پردہ اٹھتا جا رہا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ انسانی سوچ سے بڑھ کر ظلم و تشدد کیا گیا۔ ریڈ کراس نے بتایا ہے کہ 38 ہزار سرب باشندے البانوی مسلمانوں کے انتقام کے خوف سے کوسووو سے بھاگ چکے ہیں۔ درندہ صفت سرب اجتماعی قبروں میں مسلمانوں کی لاشوں کے انبار جمع کرتے رہے۔

بڑی جنگ نہیں ہو گی

بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان بڑے پیمانے پر جنگ نہیں ہو گی۔ تنازعہ کو وسعت دینے کا کوئی ارادہ نہیں۔

مزید پابندیاں لگ سکتی ہیں

ایک امریکی اخبار نے کہا ہے کہ پاکستان پر مزید پابندیاں لگائی جا سکتی ہیں امریکہ کارگل کی صورت حال پر حقیقت جاننے کی کوشش کر رہا ہے۔ خیال ہے کہ وہاں بھی طالبان موجود ہیں۔

انڈونیشیا میں نئی بحث

انڈونیشیا کے عام انتخابات میں سابق صدر سوکارنو مرحوم کی بیٹی میگاوتی سوکارنو پتری کی کامیابی کے بعد اور ان کے متوقع طور پر صدر منتخب ہونے کے پیش نظر انڈونیشیا میں یہ بحث اٹھ کھڑی ہوئی ہے کہ کیا ایک اسلامی ملک کی حکمران ایک عورت بن سکتی ہے۔

پاک بھارت مذاکرات کا امکان نہیں

ایک بھارتی تجزیہ نگار نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر پاک بھارت مذاکرات کا امکان نظر نہیں آ رہا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 19- جون- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ
21- جون- غروب آفتاب- 7-20
22- جون- طلوع فجر- 3-20
22- جون- طلوع آفتاب 5-01

جی ایٹ کے سربراہوں کو نواز شریف کا خط

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے دنیا کے آٹھ امیر اور ترقی یافتہ ممالک جو جی ایٹ کہلاتے ہیں کو ایک خط میں کہا ہے کہ کنٹرول لائن کی کشیدہ صورت حال کا تنگ نظری سے جائزہ لینا بھارتی جارحیت کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہوگا۔ ہمیں دفاع کے لئے نہ تو مدد چاہئے اور نہ ہم کوئی دباؤ قبول کریں گے۔ عالمی برادری تصادم کو روکے۔ کارگل کے معاملے کو اصل تنازعے سے الگ کرکے نہیں دیکھنا چاہئے۔ کنٹرول لائن کا تقدس برقرار رکھنے کے لئے بھارت پر بھی زور دیا جائے۔ کنٹرول لائن کو اپنے حق میں تبدیل کرنے کے لئے ماضی میں بھارتی جارحیت کو بھی مدنظر رکھا جائے ہم مذاکرات پر اور بھارت صرف فوجی حل پر یقین رکھتا ہے۔ جی ایٹ ممالک بھارت کو کنٹرول لائن کا احترام کرنے کو کہیں سفارتی کوششیں ناکام ہوگئیں تو سرحدوں کا دفاع کرنا جانتے ہیں اس بارے میں کسی کو غلط فہمی یا خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہئے۔

بھارتی توپ خانہ تباہ کردیا گیا

نکیال سیکٹر میں پاکستان کی افواج نے بھارتی توپ خانہ تباہ کردیا۔ کارگل میں مزید ایک چوکی پر مجاہدین نے قبضہ کرلیا۔ 26- بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے۔ بھارتی فوج نے نکیال' کھوئی رٹہ اور تیتری نوٹ سمیت درجنوں دیہات پر فائرنگ کی جس سے ایک خاتون شہید اور 2- افراد شدید زخمی ہوگئے۔ حرکت الجہاد اسلامی نے کارگل میں پوسٹ پر بھارتی حملہ ناکام کرکے 26 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کردیا۔ مجاہدین نے فوجی قافلہ بارودی سرنگوں سے اڑادیا۔ کرنل سمیت 22 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے۔ سری نگر سیہ شاہراہ پر بارودی سرنگیں پھٹنے سے دو فوجی گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ چار ہیلی کاپٹر نعشیں ڈھوتے رہے۔ بھارت نے دو جدید بحری جہاز سمندر میں اتار دیئے۔

ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے

سابق وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاک بھارت ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ اقوام متحدہ اور عالمی برادری سنجیدہ اقدام کرے۔ اقوام متحدہ کو کئی تنازعات میں ثالثی کرانے کی کوششوں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تنازعہ حل کرانے کی کوشش نہ کی گئی تو بدتر شکل اختیار کرلے گا۔ انہوں نے کہا کہ خدشہ ہے کہ یہ تنازعہ دونوں ملکوں وایٹمی جنگ کی طرف لے جائے گا۔

حریت پسندوں کی مستحکم پوزیشن

کارگل کی چوٹیوں پر حریت پسندوں کی پوزیشن مستحکم ہے۔ ریڈیو تہران کے مطابق ایک کارروائی میں بھارتی فوج کے آٹھ سپاہی مارے گئے۔

کارگل خالی نہیں کریں گے

لشکر طیبہ کے امیر پروفیسر محمد سعید نے کہا کہ آزادی کشمیر کی تحریک انشاء اللہ دو سال میں کامیاب ہوجائے گی۔ عالمی دباؤ کے باوجود کارگل اور اس کی چوٹیاں خالی نہیں کریں گے۔ بھارتی فوج مجاہدین کے آگے بے بس ہوچکی ہے۔

فارن کرنسی اکاؤنٹس سے بتدریج پابندی اٹھائی جائے

سپریم کورٹ نے فارن کرنسی اکاؤنٹس کے بارے میں اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ ان اکاؤنٹس پر سے پابندی بتدریج اٹھائی جائے۔ عدالت نے فارن کرنسی ہولڈروں کو زرمبادلہ میں منافع ادا کرنے کا حکم دیا۔ منافع کی رقوم بیرون ملک بھجوانے کی بھی اجازت دی جائے۔ عدالت نے کہا کہ کھاتہ داروں کا اعتماد بحال کرنے کے لئے کوئی نئی پالیسی تشکیل دیں۔ فارن کرنسی اکاؤنٹس پر لئے گئے قرضے 31- جولائی تک واپس کرنے کا حکم غیر موثر قرار دے دیا گیا۔ غیر ممالک میں مقیم پاکستانی یا غیر ملکی کھاتہ دار منافع جس طرح چاہیں استعمال کرسکیں گے۔ سابق حکومتوں نے حلف سے روگردانی کی۔

سندھ کے نئے گورنر آئینی سربراہ

سندھ کے نئے گورنر ممنون حسین کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ صوبے کے آئینی سربراہ ہوں گے جبکہ انتظامیہ کے سربراہ چیف ایڈوائزر سید غوث علی شاہ ہونگے جس کا مطلب ہے کہ نئے گورنر عملاً بے اختیار ہونگے اور غوث علی شاہ وزیراعلیٰ کے اختیارات استعمال کریں گے۔

باقی تین صوبوں میں بھی

سندھ کے بعد باقی تین صوبوں میں بھی گورنر تبدیل کئے جانے کا امکان ہے۔ حکومت چوہدری شجاعت حسین کو گورنر پنجاب بنانا چاہتی ہے وہ آمادہ نہیں۔

ایم آئی ایف کا وفد واپس

ایم آئی ایف کا وفد کئی سخت شرائط منوائے بغیر واشنگٹن واپس چلا گیا۔ وفد کے ارکان کئی ہفتوں سے بجٹ پر "گائیڈ لائن" دینے کے لئے پاکستانی حکام سے بات چیت میں مصروف تھے۔ اس ماہ کے آخر میں دوبارہ آئیں گے۔

جماعت اسلامی کا کارکن ہیروئن کا بیوپاری

جماعت اسلامی کے کارکن احسان اللہ وقاص کو ہیروئن خریدنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔ اس نے مخالفین کو پھنسانے کے لئے ایک کلو ہیروئن مخالف کی گاڑی میں رکھوائی مگر پکڑا گیا۔ پولیس معلوم کرنا چاہتی ہے کہ جماعت اسلامی کے کارکن کے پاس ہیروئن کہاں سے آئی۔

پنجاب کا بجٹ

پنجاب کی اپوزیشن نے حکومت کا "زیر دبجٹ" مسترد کردیا ہے۔ حزب اختلاف کا کہنا ہے کہ پیٹرول اور گھی مہنگا ہوا مگر عوام کو ریلف نہیں ملا۔ لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں حکمران چہیتے افسروں کو لاکھوں روپے تنخواہ دے رہے ہیں۔

صوبے میں سیاسی عمل بحال کروں گا

سندھ کے نامزد گورنر ممنون حسین نے کہا کہ میں صوبے میں مستقل سیاسی عمل بحال کروں گا۔ امن و امان کی بحالی بیروزگاری کا خاتمہ اور شہری سہولتوں کی فراہمی کو اولیت دی جائے گی۔ کراچی میں سرکلر ریلوے کی بحالی کی کوشش کی جائے گی۔

بجٹ عوام سے مذاق ہے

قومی اسمبلی کے اجلاس میں بجٹ پر بحث کے دوران اپوزیشن نے کہا کہ یہ بجٹ عوام سے مذاق ہے۔ بجٹ سے ایک ماہ قبل پیٹرول کے ریٹ بڑھائے گئے۔ گھی پر ڈیوٹی لگائی گئی۔ ڈالر کے یکساں ریٹ مقرر کرکے روپے کی قیمت میں کمی کی گئی۔ محصول چونگیوں کو ختم کرکے صوبائی خودمختاری پر کاری ضرب لگائی گئی۔ حکومتی ارکان نے کہا کہ بجٹ مشکل حالات میں بہترین ہے۔

کھیلوں کی خبریں

قوم کی دعاؤں کا جواب

پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان وسیم اکرم نے کہا ہے کہ قوم کی دعاؤں کا جواب ورلڈ کپ جیت کر دیں گے۔ 20- جون کے بارے میں ہمارے ارادے سیمی فائنل میں نیوزی لینڈ کے خلاف کامیابی سے عیاں ہوچکے ہیں۔ ہمارے مقابل کونسی ٹیم ہے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ 20- جون کو ثابت کریں گے کہ ہم آسٹریلیا سے بہتر ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ وطن میں کتنے لوگ ہماری کامیابی کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں۔

پاکستان کی فتح

ہاکی کی چیمپئنز ٹرافی میں پاکستان نے آسٹریلیا کو ایک گول سے ہرا دیا۔ ہاف ٹائم پر دونوں ٹیمیں ایک ایک گول سے برابر تھیں۔ دوسرا ہاف شروع ہونے پر حیدر حسنین نے 56 ویں منٹ میں گول کرکے پاکستان کو برتری دلادی جو آخر تک قائم رہی۔

فائنل سنسنی خیز ہوگا

عالمی مبصرین نے کہا ہے کہ پاکستان کو آسٹریلیا پر برتری حاصل ہے۔ تاہم فائنل سنسنی خیز ہوگا۔ دونوں ٹیموں میں شعیب اختر فیصلہ کن کردار ادا کریں گے۔ شین وارن بھی اپنا جادو جگائیں گے۔ پاکستانی کھلاڑی حیران کن کارکردگی دکھانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

فوم کی بات
سپیشل ڈسکاؤنٹ کے ساتھ
صرف محدود مدت کیلئے

فوم کی دنیا میں نمبر 1 کوالٹی فوم
ڈائمنڈ سپریم فوم- حیرت انگیز کمی کے ساتھ

سائز	سابقہ قیمت	خصوصی کمی کے ساتھ
6x6½x4	3595/-	2700/-
5½x6½x4	3332/-	2500/-
3½x6½x4	2087/-	1560/-

ڈیلر- حسان فوم سنٹر ریلوے روڈ ربوہ
احسان جنرل سٹور گول بازار ربوہ- زاہد ٹریڈرز کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خوشخبری - ریسٹورنٹ
ربوہ شہر میں پہلا صاف ستھرا- معیاری ریسٹورنٹ
جہاں چائینز و پاکستانی کھانے- برگر- آئس کریم اور ملک شیک بھی دستیاب ہے-
شہزاد ریسٹورنٹ اینڈ آئس بار
اقصیٰ چوک ربوہ فون (PP) 212039

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

لندن و دیگر تمام ممالک کی ائر ٹکٹیں اب کراچی کے علاوہ لاہور سے بھی- ہمیشہ کی طرح ارزاں قیمت پر
رابطہ کیلئے-
احمد ٹریولز انٹر نیشنل ربوہ
فون نمبر 211550